REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نو دہبر ۹۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فی پرچہ ۲ آنہ

جلد ۴۶/۱۱ | ۲۸ تبوک ۱۳۳۶ھش ۲۸ ستمبر ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۲۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۷ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— ربوہ ۲۷ ستمبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کو کل سارا دن سر درد کی شکایت رہی۔ آج صبح بھی طبیعت ناساز رہی۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

— ربوہ ۲۷ ستمبر۔ حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کی طبیعت کل سارا دن تمیسوں اور سوزش کی شدت کے باعث بہت ناساز رہی۔ مغرب کے بعد تمیسوں کی شدت تو موقوف ہو گئی البتہ تین بجے شب سے پہلے نیند نہیں آئی۔ آج صبح بفضلہ تعالیٰ طبیعت اچھی ہے۔ اور درد وغیرہ کی شکایت نہیں ہے۔ احباب التزام سے دعائے صحت جاری رکھیں۔

حکومتِ شام کی دعوت پر وزیراعظم عراق جناب علی جودت بھی دمشق پہنچ گئے

عرب ریاستوں کے باہمی تعلقات کے متعلق شاہ سعود اور شامی لیڈروں کے درمیان طویل مذاکرات

دمشق ۲۷ ستمبر۔ عراقی وزیر اعظم جناب علی جودت الایوبی بھی حکومت شام کی دعوت پر کل بغداد سے بیروت ہوتے ہوئے دمشق پہنچ گئے۔ یاد رہے شاہ سعود آجکل پہلے ہی دمشق میں ہیں۔ اور حکومت شام کے سربراہوں اور اعلیٰ حکام سے عرب ملکوں کے باہمی تعلقات کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں۔ کل جناب علی جودت کے دمشق پہونچنے کے فوراً بعد ہی شام کے صدر شکری القوتلی نے ان سے طویل ملاقات کی۔ ادھر شامی لیڈروں سے شاہ سعود کی جو بات چیت ہو رہی ہے۔ اس کے متعلق باخبر ذرائع کا کہنا ہے کہ شامی لیڈروں نے شاہ سعود پر واضح کر دیا ہے۔ کہ شام اندرونی معاملات میں عدم مداخلت کی بنیاد پر تمام ملکوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات برقرار رکھنے کا دل سے متمنی ہے۔ شاہ سعود اور شکری القوتلی کے درمیان مذاکرات کا سلسلہ کل رات اس شاہی دعوت کے بعد شروع ہوا۔ جو صدر شام کی طرف سے شاہ سعود کے اعزاز میں دی گئی تھی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ مذاکرات نصف شب کے بعد دیر تک جاری رہے شاہ سعود کے ساتھ ان مذاکرات میں عرب ملکوں میں مقیم سعودی سفیروں نے بھی شرکت کی۔ جنہیں شاہ سعود نے خاص اس غرض کے لئے دمشق میں طلب کیا تھا۔ باخبر حلقوں کا کہنا ہے کہ ان مذاکرات میں حسب ذیل دو امور خاص طور پر زیر بحث آئے۔

(۱) عرب ملکوں کے باہمی تعلقات اور مغربی ملکوں کے ساتھ ان کے تعلقات کی نوعیت

(۲) شام کی خارجہ پالیسی۔

اصل خطرہ شام کی طرف سے نہیں بلکہ اسرائیل کی طرف سے ہے

سفیر اردن مقیم واشنگٹن یوسف ھیکل کا بیان

نیویارک ۲۷ ستمبر۔ سفیر اردن مقیم واشنگٹن جناب یوسف ہیکل نے کل یہاں ایک بیان دیتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ کسی ملک کو بھی شام سے کوئی خطرہ لاحق نہیں ہے۔ یوسف ہیکل نے جو اقوام متحدہ میں اردن کے نمائندہ بھی ہیں مزید کہا کہ تمام عرب ملکوں کے نزدیک اصل خطرہ کا موجب اسرائیل کا وجود ہے جو اپنی بڑھنے اور پھیلنے کی جارحانہ پالیسی کی وجہ سے نہ صرف مشرق وسطیٰ بلکہ امن عالم کے لئے وبال جان بنا ہوا ہے سفیر موصوف نے کہا اسرائیلی حملہ کے وقت اردن نہ صرف اپنی پوری پوری مدافعت کرے گا۔ بلکہ حملہ کی صورت میں ہر دوسرے ملک کو بھی ہر ممکن امداد پہنچائے گا۔

اردن میں متعدد فوجی افسروں کو سزائے قید

عمان ۲۷ ستمبر۔ اردن کی ایک فوجی عدالت نے شاہ حسین کے قتل اور حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کے الزام میں متعدد فوجی افسروں کو دس سے پندرہ سال قید کی سزا سنائی ہے۔ پانچ افسروں کو جن میں اردن کے دو سابق کمانڈر انچیف جنرل علی نواز اور جنرل علی حیاری شامل ہیں پندرہ سال قید کی سزا دی گئی ہے۔ اردن کے سابق نائب وزیر خارجہ عبداللہ رمادی کو بھی پندرہ سال قید کی سزا دی گئی ہے۔ یہ تینوں ان دنوں شام میں ہیں۔ بارہ اور فوجی افسروں کو دس سال قید کی سزا دی گئی۔ پانچ کو عدم ثبوت پر بری کر دیا گیا۔ ان میں سابق انسپکٹر جنرل پولیس بھی شامل ہیں۔ عدالت میں صرف چودہ ملزم پیش ہوئے۔ باقی سب کو غائبانہ طور پر سزا دی گئی ہے۔

چین کے سوال پر پاکستان کا ووٹ

نیویارک ۲۷ ستمبر۔ پاکستان نے آج اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر سر لسلی منرو کو اطلاع دی ہے۔ کہ کمیونسٹ چین کو اقوام متحدہ میں شامل کرنے کے سوال پر جو رائے شماری ہوئی تھی۔ اس میں پاکستان کا نمائندہ غیر جانبدار رہا تھا۔ لیکن اب وہ چاہتا ہے کہ اس کا ووٹ اس تجویز کے حق میں شمار کیا جائے۔ کہ اس مسئلے کو فی الحال ملتوی کر دیا جائے سر لسلی نے اس کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اقوام متحدہ کی سربراہ کمیٹی نے اس مسئلے پر غور کرنے کا جو فیصلہ کیا تھا جنرل اسمبلی میں اس کے حق میں ۴۸ اور خلاف ۲۷ ووٹ آئے۔

مکرم ملک عبد الرحمن صاحب خادم کی علالت اور درخواست دعا

میرے ابا جان ملک عبد الرحمن صاحب خادم ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ گجرات کی علالت طویل ہوتی جا رہی ہے۔ ۱۷ ستمبر کو لاہور بغرض معائنہ تشریف لے گئے۔ وہاں ایکس رے کرانے پر معلوم ہوا کہ جگر بڑھ کر معدہ پر آ گیا ہے۔ نیز پھیپھڑے کے اوپر والی جھلی میں پانی پڑ گیا ہے۔ اور کبھی کبھی معدہ میں ہوا بھی بند ہو جاتی ہے، درد کی وجہ سے سخت بے چینی رہتی ہے، کمزوری بھی بہت ہو گئی ہے۔ احباب جماعت صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور درویشان قادیان سے ان کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے درخواست دعا ہے۔

ملک عبد الباسط قائد مجلس خدام الاحمدیہ گجرات

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۵۸ء

پاکستان میں مذہب

روزنامہ "مغربی پاکستان" اشاعت مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۵۸ء میں ایک قابل غور افتتاحیہ بعنوان "دھڑیاں مسیتاں دے امام گارڈ" شائع ہوا ہے۔ اس افتتاحیہ کا محرک ایک بے روزگار کا اشتہار ہے جو روزنامہ نوائے وقت میں شائع ہوا ہے اور جو یہ ہے کہ

"میں تین سال سے بے روزگار ہوں۔ حافظ قرآن مجید اور پرائمری تک پڑھا ہوا ہوں۔ کسی مسجد میں امامت یا دفتر میں چپڑاسی کا کام کرنے کو تیار ہوں۔"

فاضل مدیر لکھتے ہیں:۔

"راقم الحروف کی نظر سے جب یہ اشتہار گزرا۔ تو معًا اپنے پورے معاشرے میں مذہب کی روز افزوں گرتی ہوئی قیمت ذہن میں ایک کانٹا بن کر کھٹکنے لگی۔"

اس کے بعد فاضل مدیر نے اس پر جو تبصرہ فرمایا ہے۔ اس کا خلاصہ انہیں کے الفاظ میں حسب ذیل ہے

"ایک شخص جو کہ اپنے علم کے مطابق خود کو چپڑاسی کے عہدہ کے لئے موزوں خیال کرتا ہے وہ اپنے لئے ایک ایسے ہی کم درجہ کی ملازمت بھی تجویز کرتا ہے۔ یعنی کسی مسجد کی امامت کے فرائض۔ اس کے معنی یہ ہوئے۔ کہ ایک شخص جو اس قدر نااہل اور ان پڑھ ہے کہ وہ کسی دفتر میں صرف چپڑاسی کے فرائض سر انجام دے سکتا ہے وہ یہ بھی سمجھتا ہے۔ کہ دفتر کا چپڑاسی ہونا اور کسی مسجد کا امام ہونا صرف ایسے ہی بے کار اور جاہل لوگوں کا حصہ ہے اور یہ کہ دونو عہدے عقل و فہم کے اعتبار سے برابر ہیں۔۔۔۔۔۔"

ہمیں اس سے بحث نہیں ہے کہ پاکستان میں کون کس عہدہ کیلئے موزوں ہے۔ لیکن اس اشتہار سے یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ پاکستان اس وقت بڑی تیزی کے ساتھ مادیت کی راہوں پر گامزن ہے اور اگر مذہب سے روگردانی کی رفتار یونہی برقرار رہی۔ تو بہت جلد وہ دن آنے والا ہے جب کہ ہم یہ محسوس کرنے لگیں گے۔ کہ مذہب کا ہماری زندگی میں قطعی طور پر اب کوئی دخل نہیں رہا ہے۔۔۔۔۔۔

یہ فیصلہ تو وقت ہی کرے گا؟ کہ کس مذہب میں اس عالمگیر طوفان سے بچ نکلنے کی صلاحیت ہے۔ جو انسان کے پیٹ میں روٹی اور کپڑے نے بپا کیا ہے۔ لیکن یہ حقیقت تو ابھی سے سامنے آنے لگی ہے کہ پاکستان میں اس وقت صرف انجان اور ان پڑھ عوام کو اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنے کیلئے ہوس پرست لوگ مذہب کی آڑ لیتے ہیں۔۔ ایک مسلم لیگ پر ہی کیا موقوف ہے پاکستان میں جس کسی کو کچھ حاصل کرنا ہوتا ہے وہ اسلام کا رکھوالا بن بیٹھتا ہے

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ پاکستان کے عوام مذہب سے اب کوئی گہری دل چسپی نہیں رکھتے۔ البتہ بعض خود غرض لوگ مذہب کی آڑ میں اپنے سیاسی مقاصد حاصل کرتے ہیں۔ چنانچہ مدیر محترم نے اس اداریہ میں موجودہ فرقہ وارانہ تنازعات خاص کر شیعہ سنی تنازعات کی مثال دے کر بتایا ہے کہ

"آج جس انداز سے شیعہ سنی اختلافات کو از سر نو زندہ کیا جا رہا ہے۔ اس کا مقصد صرف آئندہ انتخابات میں کامیابی حاصل کرنا ہے ورنہ یہ حقیقت ہے کہ پاکستان بھر میں پانچ فیصد لوگ بھی شیعہ سنی جھگڑے میں دل چسپی نہ رکھتے ہوں گے۔ شیعہ سنی جھگڑے ہیں ہی نہیں۔ بلکہ سرے سے مذہب ہی سے کسی کو دل چسپی نہیں ہے۔"

اس کا ماحصل یہی ہے۔ کہ موجودہ سیاسی ڈھانچہ پر جو لوگ مذہب کو منڈھنے کے دعوے دار ہیں۔ وہ سنجیدہ نہیں ہیں اور اگر سنجیدہ ہیں تو خود فریبی میں مبتلا ہیں۔ اس کا عظیم نقصان یہ ہے کہ مذہب کو سیاست کے جھگڑے میں لا کر یہ لوگ مذہب کا رہا سہا وقار بھی خاک میں ملا دینا چاہتے ہیں۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مذہب کو اس مصیبت سے کس طرح بچایا جا سکتا ہے۔ ہماری دانست میں اگر مذہب کے نام پر انتخابات لڑنے کو غیر قانونی قرار دے دیا جائے تو بڑی حد تک اس خرابی کا انسداد ہو سکتا ہے۔ ایسی صورت میں مذہب عوام کے لئے محض ایک سیاسی ڈھونگ نہیں رہے گا۔ بلکہ وہ اپنی حقیقی جاذبیت کو بروئے کار لانے کے لئے آزاد ہو جائے گا۔ اور اس طرح ہمارے معاشرہ میں مذہب کی جو قیمت گر گئی ہے۔ وہ بڑی حد تک بحال ہو سکتی ہے اور مذہب اپنے سہارے پر کھڑا ہو کر عوام کے دلوں میں از سر نو اپنا مقام پیدا کر سکتا ہے۔

اشتعال انگیزی کا ذریعہ

معاصر آفاق میں "مولوی صدر الدین کا مقدمہ" کے زیر عنوان ایک ادارتی نوٹ شائع ہوا ہے۔ ہمیں "مولوی صاحب" کے مقدمہ کے کوائف کا کوئی علم نہیں ہے۔ آفاق نے اس اداریہ میں یہ اطلاع دی ہے۔ کہ جماعت احمدیہ ربوہ کے ایک سابق مقتدر رکن مولوی صدر الدین نے ۲۷ ستمبر سے مغربی پاکستان سول سیکرٹریٹ کے سامنے بھوک ہڑتال کرنے کا اعلان کیا ہے ان کے احتجاج کا مقصد یہ ہے کہ پانچ ماہ قبل ان سے ربوہ میں مبینہ طور پر جو ناروا سلوک کیا گیا تھا اور جس کی رپورٹ پولیس کے پاس درج کرائی گئی تھی۔ اسکے متعلق پولیس کی ٹال مٹول کو ختم کرائیں۔"

اس نوٹ میں آفاق لکھتا ہے:۔

"پولیس کے ذمہ دار حکام کو چاہیئے۔ کہ ایک بے وسیلہ شہری کو محض اس وجہ سے حق رسی سے محروم نہ ہونے دیں کہ اس کے مقابلے میں ایک منظم اور باوسیلہ جماعت اپنے اثر و رسوخ سے قانون و انصاف کی مشینری کو معطل کرنا چاہتی ہے۔"

"یہ بے وسیلہ شہری" کی بھی ایک ہی کہی۔ معاصر کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اس "بے وسیلہ شہری" کے پیچھے کتنے بڑے بڑے اور لمبے ہاتھ کام کر رہے ہیں۔ خود معاصر ہی نے، اس کے کتنے خطوط شائع کئے ہیں اور کتنے اداریے تحریر کئے ہیں۔ پھر معاصر خود مقر ہے کہ "مولوی صدر الدین کا معاملہ کافی عرصہ تک بیشتر اخبارات میں موضوع بحث بنا رہا ہے اور اسے ایک اہم آزمائشی مقدمہ کی حیثیت حاصل ہو گئی ہے"

کیا یہ ایک "بے وسیلہ شہری" کی حالت ہے۔ پھر جماعت احمدیہ تو ایک جماعت ہے۔ معاصر کو معلوم ہوگا۔ کہ اس بے وسیلہ شہری کے پیچھے کتنی منظم جماعتیں، افراد اور اخبارات ہیں۔ کیا جماعت اسلامی۔ احراری گروہ۔ لاہوری جماعت۔ جیسی جماعتیں اور ان کے اخبارات اس کے پشت پناہ نہیں ہیں؟

ایک نہایت ہی معمولی مقدمہ کو جس قسم کے مقدمات پاکستان کی پولیس کے پاس روزانہ سینکڑوں آتے ہیں یہ اہمیت کس نے بخشی ہے؟ کیا یہ اس دشمنی کی وجہ سے نہیں ہے۔ جو جماعت احمدیہ کیخلاف ناحق تخریبی عناصر نے پال رکھی ہے؟ اور جماعت کے خلاف اشتعال انگیزی کا اسے بھی ایک ذریعہ بنایا ہوا ہے۔

"تسنیم" نے بھی اس ادارتی نوٹ کو شائع کرکے داد حق پرستی دی ہے۔

کیا یہ لوگ سمجھتے ہیں کہ حکومت اور پولیس ان لوگوں کی نیتوں سے ناواقف ہے

آخر میں ہم ان معاصرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ کسی جماعت کے خلاف عوام کو برانگیختہ کرکے ملک کی مصیبتوں میں اضافہ کرنے کی بجائے اپنا وقت عزیز ملک و قوم کی بہبودی کے کاموں پر خرچ کریں۔ ملک میں پہلے ہی فرقہ وارانہ تفرقات کی وجہ سے سخت نقصان ہو رہا ہے انہیں چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے۔ اس کشمکش کو کم کریں نہ کہ اور زیادہ کرنے کی کوشش کریں۔ امید ہے کہ ہماری یہ دردمندانہ اپیل ضائع نہیں جائے گی۔

سورۂ نور میں بیان فرمودہ احکامِ الٰہی

از مکرم چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے بی ٹی ربوہ

سورۂ نور قرآن کریم کی ایک خاص سورۃ ہے۔ یوں تو قرآن کریم کی ہر ایک سورۃ ہی کلام الٰہی ہے۔ اور بیشمار روحانی نکات پر مشتمل ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اس سورۃ کی اہمیت پر خاص زور دیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سورت میں مسلمانوں کے تمدن معاشرہ اور نظام خلافت کا خاص طور پر ذکر آیا ہے۔ اسلام کے آنے کے ساتھ ہی چونکہ ایک نئے تمدن کی بنیاد پڑنے والی تھی اور ایک نیا معاشرہ قائم ہونے والا تھا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس معاشرہ کے بارے میں ضروری اصول وضوابط بھی بیان فرمائے۔ اور مسلمانوں کو ان پر عمل پیرا ہونے کی تاکید فرمائی۔ اسلامی نظام خلافت بھی چونکہ قیامت تک ممتد ہونے والا تھا۔ اس لئے اس کے لئے بھی اصول بیان فرمائے۔ تاکہ مسلمان ان پر عمل پیرا ہو کر برکات خلافت سے متمتع ہوتے رہیں وجود باری تعالیٰ کو بھی اس سورت میں ایک نہایت ہی دلآویز پیرائے میں تمثیلاً بیان فرمایا گیا ہے۔ اسی لئے اسی سورۃ کا نام سورۂ نور رکھا گیا۔

ابتداء میں ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ سورۃ انزلنٰھا و فرضنٰھا۔ یعنی یہ ایک ایسی سورۃ ہے۔ جس کو ہم نے ہی نازل کیا اور ہم نے ہی اس کو فرض قرار دیا ہے یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ باقی سورتیں خدا تعالیٰ نے نازل نہیں کیں۔ یقیناً نازل کی ہیں۔ لیکن اس سورت کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے زور دینے کے لئے فرمایا کہ انزلنٰھا یعنی ہم نے ہی اس کو نازل کیا ہے۔ وفرضنٰھا اور اس کو مسلمانوں پر فرض کر دیا ہے۔ اور ہماری غرض یہ ہے کہ ان احکامات پر عمل پیرا ہو کر مسلمان دنیا میں بڑے بن جائیں۔ اور ان کا ذکر قوموں کی فہرست میں بلند مقام یہ احکام معاشرہ اور تمدن کے متعلق ہیں۔ سب سے پہلا حکم زنا کے متعلق ہے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا جرم ہے جو معاشرہ کی بنیادوں کو ہلا دیتا۔ اور تمدن کو تباہ کر دیتا ہے۔ جس قوم میں یہ بیماری عام ہو جاتی ہے۔ وہ آہستہ آہستہ اپنے قومی معیار کو کھو بیٹھتی ہے۔ اور دنیا میں ذلیل ہو کر رہ جاتی ہے جس قوم میں زنا عام ہو۔ اس میں رشد و اصلاح کا مادہ کم ہو جاتا ہے۔ اور صالحین کم پیدا ہوتے ہیں۔ اور آخرکار وہ قوم خدائی عذاب میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جاتی ہے۔ شرک اور زنا میں بھی ایک خاص تعلق ہے۔ جہاں شرک کثرت سے ہوتا ہے۔ وہاں زنا بھی کثرت سے پھیلتا ہے۔ شرک کی جگہ پر ہر ایک قسم کے لوگ مرد اور عورتیں آتی ہیں۔ اور پھر یہ بیماری خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہے۔ اس مرض کو روکنے کے لئے اسلام نے کوڑے کی سزا رکھی ہے۔ اگر قرآن کریم کی اس سزا پر عمل کیا جائے۔ تو یہ بیماری کالعدم ہو جائے۔

تہمت زنی بھی ایک وبا ہے۔ لوگ کسی پاکدامن مرد یا پاکدامن عورت پر زنا کا الزام لگانے میں بڑے بے باک ہوتے ہیں۔ ذرا سی بات پر جہاں زیادہ قرائن حسن ظن کے ہوتے ہیں وہ انتہائی بدظنی کی طرف چلے جاتے ہیں۔ اور نہیں ڈرتے کہ وہ کسی پاکدامن عورت یا مرد کو مطعون کر رہے ہیں اور اپنے ہی معاشرے کو برباد کر رہے ہیں۔ جو لوگ پاکدامن معصوم اور نیک عورتوں پر بدی کا الزام لگاتے ہیں۔ وہ خدا کی لعنت کو دعوت دیتے ہیں۔ اگر کوئی قوم ایسی ہو جو کسی پر الزام لگانے کو معیوب نہ سمجھتی ہو۔ تو وہ قوم خود بھی اس بیماری میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ یہی لعنت ہے جو خدا کی طرف سے اس قوم پر پڑتی ہے۔ ایسی قومیں دنیا میں موجود ہیں جن کے افراد نے بحیثیت قوم کسی بزرگ اور نیک ہستی پر بدی کا الزام لگایا اور وہ ساری کی ساری قوم اسی بدی میں مبتلا ہو گئی۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ کسی کی عزت پر حملہ کرنا معمولی اور آسان بات ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت بڑی بات ہے۔ اور بہت بڑا جرم ہے اس لئے جب تک چار گواہ ایسے نہ ہوں جو چشم دید شہادت دے سکیں۔ اس وقت تک الزام کو صحیح تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ اور الزام لگانے والے جھوٹے سمجھے جائیں گے۔

معاشرے کا ایک ضروری حصہ یہ ہے کہ مرد اور عورت کا آزادانہ اختلاط نہ ہو اس لئے محرم اور غیر محرم کا قانون بنا۔ عورتوں کے لئے ضروری ہو گیا۔ کہ وہ غیر محرموں سے پردہ کریں۔ اور اپنی زینت کا سامان سوائے محرموں کے اور کسی پر ظاہر نہ کریں۔ یہ بات سوائے اسلام کے اور کسی مذہب میں پائی نہیں جاتی۔ اسلام مرد اور عورت کے بلا روک ٹوک ملنے کو ہرگز جائز نہیں رکھتا۔ مگر مغربی تمدن میں اس قسم کی کوئی پابندی نہیں۔ اس لئے مغربی ممالک میں ایسے عیوب پائے جاتے ہیں جو آزادانہ خلا ملا کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

بعض لوگ ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو دنیاوی منفعت کے لئے عورتوں کو بدی پر مجبور کرتے ہیں۔ اور اس کام کے لئے لڑکیوں کو اغوا کیا جاتا ہے۔ اور اس کی باقاعدہ تجارت ہوتی ہے۔ مگر قرآن کریم نے اس قسم کی حرکت سے منع فرمایا ہے اور اس کو جرم قرار دیا ہے۔ آجکل یہ مرض اس قدر عام ہو گیا ہے کہ باقاعدہ سوسائٹیاں بنی ہوئی ہیں۔ جو دور دور کے علاقوں اور ملکوں سے عورتیں اغوا کر کے فروخت کرتے ہیں۔

بدی سے بچنے اور اس کو روکنے کی ایک اور مؤثر صورت اسلام نے یہ بیان فرمائی کہ مسلمان مرد اور عورتیں غض بصر کیا کریں۔ یعنے اپنی آنکھوں کو نیچا رکھا کریں۔ مرد بھی

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کوئی انسان اپنے دائرہ قابلیت سے زیادہ ترقی نہیں کر سکتا

"اسی طرح قوائے اخلاقیہ اور انوارِ قلبیہ میں بغایت درجہ تفاوت پایا جاتا ہے۔ ایک ہی باپ کے دو بیٹے ہوتے ہیں۔ اور ایک ہی استاد سے تربیت پاتے ہیں پر کوئی ان میں سلیم الطبع اور نیک ذات نکلتا ہے۔ اور کوئی خبیث اور شریر النفس اور کوئی بزدل اور کوئی شجاع اور کوئی غیور اور کوئی بے غیرت۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ شریر النفس بھی وعظ و نصیحت سے کسی قدر صلاحیت پر آجاتا ہے کبھی بزدل بھی بوجہ کسی نفسانی طمع کے کچھ دلیری ظاہر کرتا ہے۔ جس سے کم طبع آدمی اس غلطی میں پڑ جاتا ہے۔ کہ انہوں نے اپنی اصلیت کو چھوڑ دیا ہے۔ لیکن ہم بارہا یاد دلاتے ہیں۔ کہ کوئی نفس اپنی قابلیت کی حد سے آگے قدم نہیں رکھتا۔ اگر کچھ ترقی کرتا ہے۔ تو اسی دائرے کے اندر اندر کرتا ہے۔ جو اس کی فطری طاقتوں کا دائرہ ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۱۷۰)

عورت کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھیں۔ اور عورتیں کسی مرد کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھیں۔ ایسا کرنے سے انسان کے دل میں بدی کا خیال پیدا ہی نہیں ہوتا انجیل کی طرح قرآن یہ نہیں کہتا کہ تو کسی کو بری نظر سے نہ دیکھ۔ بلکہ یہ کہتا ہے کہ نہ اچھی نظر سے دیکھ اور نہ بری نظر سے دیکھ۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ آجکل لوگوں کو غض بصر کی عادت نہیں رہی۔ یہ قرآن کریم کا حکم ہے اس پر پورا پورا عمل کرنا چاہئیے

اسلامی معاشرے کی یہ بھی ایک خصوصیت قرار دی گئی ہے کہ بچے جب جوان اور سمجھ دار ہو جائیں تو اپنے رشتہ داروں کے گھروں میں اجازت لے کر جایا کریں اور جب تک اجازت نہ ملے گھروں میں داخل نہ ہوں۔ پردے کے تین وقت قرار دیئے گئے ہیں کہ ان وقتوں میں خصوصیت سے اجازت طلب کیا کریں یعنی (اوّل) صبح کی نماز سے پہلے (دوم) ظہر کے وقت۔ جبکہ گرم ملکوں میں لوگ گھروں میں آرام کرتے اور غیر ضروری کپڑے بھی اتار دیتے ہیں اور پھر عشاء کی نماز کے بعد جب لوگ سونے کی تیاریاں کر رہے ہوتے ہیں۔ اسلامی معاشرے کی ایک اور خصوصیت قرار دی گئی ہے کہ السلام علیکم کا رواج کثرت سے ہونا چاہئیے۔ السلام علیکم کہنے میں بڑی برکات رکھی گئی ہیں۔ جب سے مسلمانوں میں سلام کا رواج کم ہوا ہے وہ برکات بھی جاتی رہی ہیں۔

اسلامی معاشرے کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ آپس میں اکٹھے بیٹھ کر کھانے پینے کو بعض لوگ اور بعض قومیں برا سمجھتی ہیں۔ یہانتک کہ بعض لوگ اپنی بیٹیوں کے گھروں سے پانی پینا تک حرام سمجھتے ہیں مگر اسلام اس کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ اسلام کے نزدیک باہمی کھانے پینے میں کوئی حرج نہیں بلکہ اہل کتاب کے ساتھ کھانے پینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ ان کے کھانے ایسے ہوں جو مسلمانوں کے لئے حلال ہوں۔ یہودیوں کا ذبح کیا ہوا ہوا جانور مسلمان بھی کھا سکتے ہیں اور مسلمانوں کا ذبح کیا ہوا جانور یہودی بھی کھا جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ اسکو پاک سمجھتے ہیں۔ سورہ نور میں ایک نہایت ہی اہم مسئلہ خلافت کا بیان کیا گیا ہے جو ہر نبوت کے بعد قائم ہوتی ہے۔ کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں آیا جس کے بعد خلافت قائم نہ ہوئی ہو۔ حدیث میں آتا ہے ما کانت نبوۃ قط الا تبعتھا خلافۃ یعنی ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔ حضرت موسیٰ ؑ کے بعد یوشع بن نون خلیفہ ہوئے اور یہ خلافت موسوی سلسلہ میں حضرت عیسےٰ کے زمانہ تک چلی گئی۔ حضرت عیسےٰ کے بعد بھی خلافت کا سلسلہ جاری ہوا جو رومن کیتھولک عیسائیوں میں آجتک چلا آتا ہے جسے وہ "پوپ" کہتے ہیں۔ عیسائیوں میں پوپ کا انتخاب ایک اہم مسئلہ سمجھا جاتا ہے چوٹی کے پادری اپنے میں سے کسی پادری کا انتخاب کرتے ہیں۔

حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت ابو بکر رضؓ کے ذریعہ خلافت قائم ہوئی۔ یہ خلافت خلافت راشدہ کہلاتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں روحانی خلیفہ بنا کر بھیجا آپ کے بعد خلافت کا سلسلہ پھر قائم ہوا حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب پہلے خلیفہ ہوئے۔ ان کے بعد ۱۹۱۴ء میں حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی منتخب ہوئے۔ اللہ تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ اگر مسلمان خلافت کی اہمیت کو قائم رکھیں گے تو خلافت ان کے اندر تا قیامت قائم رہے گی اور اس کا سلسلہ کبھی منقطع نہیں ہوگا اور مسلمان خلافت کی نعمت سے ہمیشہ متمتع ہوتے رہیں گے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

سورہ نور میں ایک خاص آیت آتی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کی ذات کے متعلق روشنی ڈالتی ہے۔ فرمایا اللہ نور السموٰت والارض۔ مثل نورہٖ کمشکوٰۃ فیھا مصباح ..... واللہ بکل شیئٍ علیم

یعنی اللہ آسمان اور زمین کا نور ہے اس کے نور کی مثال یوں سمجھو کہ ایک طاقچہ ہو۔ اس طاقچے میں ایک چراغ جل رہا ہو۔ اور چراغ ایک شیشے کی چمنی کے اندر ہو۔ اور وہ شیشہ ایسا چمکدار ہو جیسے کوئی موتی ستارہ چمک رہا ہوتا ہے اور اس چراغ میں زیتون کا مصفیٰ تیل جل رہا ہو۔ اور تیل بھی ایسا جو نہ

(باقی صفحہ ۸ پر)

انڈونیشیا کے سفیر متعینہ پاکستان الحاج ڈاکٹر محمد رشدی کا ورود ربوہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی طرف سے دعوت عشائیہ

قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کا ہدیہ، ربوہ کی مصنوعات کی پیشکش اور روانگی

(گزشتہ سے پیوستہ)

وکالت تبشیر اور انڈونیشی طلبہ کے تہنیت ناموں کے جواب میں الحاج ڈاکٹر محمد رشیدی سفیر انڈونیشیا نے قریباً پچیس منٹ تک انڈونیشی زبان میں تقریر فرمائی جس کا ترجمہ انڈونیشیا سے آئے ہوئے مبلغ مکرم ملک عزیز احمد صاحب نے حاضرین کو سنایا۔ سفیر محترم نے نہایت موزوں الفاظ میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ۔ وکالت التبشیر اور جماعت کے تمام دوسرے افراد کا شکریہ ادا کیا۔ اور ربوہ کے دورہ کے متعلق اپنے نہایت اچھے اور اعلےٰ تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے ان خدمات کو سراہا جو جماعت احمدیہ اسلام کی تبلیغ و اشاعت اور مسلمانوں کی بہبود کے لئے سرانجام دے رہی ہے

آپ کی تقریر کے ترجمہ کے بعد سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے انڈونیشیا سے آئے ہوئے معزز مہمان کا جو اسلام کے گہرے مضبوط اور مقدس تعلق کی وجہ سے ہم سب کے لئے قابل عزت و تکریم کے قابل تھے ربوہ میں ان کی آمد پر ان کا شکریہ ادا کیا اور یقین دلایا کہ جماعت احمدیہ کے دلوں میں انڈونیشیا کے مسلمان بھائیوں کے لئے ہمیشہ محبت اور یگانگت کے گہرے اور نیک جذبات کار فرما رہیں گے

سوا چھ بجے تک یہ تقریب جاری رہی جو اپنے تاثرات اور کوائف کے اعتبار سے سفیر محترم کے دورہ ربوہ کی باقی تمام تقریبات سے اہم اور مؤثر تھی۔

تقریب کے خاتمہ پر آپ ربوہ میں مقیم انڈونیشی اور دوسرے غیر ملکی طلباء سے جو حاضرانہ میں موجود تھے ملے اور ان سے مصافحہ فرمایا۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے ڈنر

رات نو بجے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف سے معزز مہمان کے اعزاز میں ڈنر دیا گیا جس میں بعض اور اصحاب کے علاوہ انڈونیشیا سے آئے ہوئے مبلغین بھی شریک ہوئے

ربوہ کی مصنوعات کی پیشکش

اسی رات ربوہ کی مجلس تجار کا ایک وفد سفیر انڈونیشیا سے ملا یہ وفد مجلس کے صدر مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب واقف زندگی سیکرٹری ملک سعادت احمد صاحب اور خزانچی مکرم محمد احمد صاحب نظام پر مشتمل تھا۔ اور وفد نے آپ کی خدمت میں ربوہ کی مصنوعات کے چند نمونے بھی پیش کئے جنہیں سفیر محترم نے بڑی خوشی سے قبول کیا۔ اور یوں ربوہ کی بڑھتی ہوئی ترقی کا صنعتی پہلو بھی آپ کے سامنے آگیا۔

قرآن مجید کے انگریزی ترجمہ کا ہدیہ

۲۳ ستمبر کی صبح کو سفیر محترم کی روانگی سے پہلے وکالت تبشیر کی طرف سے مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے معزز مہمان کی خدمت میں قرآن پاک کے انگریزی ترجمہ کا مقدس و مطہر تحفہ پیش کیا۔ قرآن مجید کا یہ انگریزی ترجمہ نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب جلد کے ساتھ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جسے بڑی محبت اور عقیدت کے ساتھ آپ نے قبول فرمایا۔ اور درحقیقت اہل ربوہ کا یہی وہ بہترین تحفہ تھا جسے وہ اپنے جان و دل سے زیادہ عزیز جان کر اپنے معزز مہمان کے لئے پیش کر سکتے تھے۔

پرخلوص الوداع

۲۳ ستمبر کو صبح ساڑھے چھ بجے پروگرام کے مطابق سفیر محترم عازم راولپنڈی ہونے والے تھے۔ ابھی چھ نہیں بجے تھے کہ سفیر محترم کی قیامگاہ کے ارد گرد اہالیان ربوہ جوق درجوق جمع ہو چکے تھے اور

سڑک پہ دو رویہ کھڑے ہو کر معزز مہمان کی روانگی کے منتظر تھے ساڑھے چھ بجے مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی کوٹھی میں جہاں آپ قیام پذیر تھے آپ نے ایک بار پھر تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کے نمائندوں اور ربوہ کے چیدہ احباب سے الوداعی ملاقات فرمائی۔ اس موقع پر جن احباب نے آپ کو الوداع کہا ان میں مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ قائمقام وکیل الاعلیٰ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر مکرم چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب وکیل القانون۔ مکرم چوہدری احمد جان خانصاحب وکیل المال۔ مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر ناظر اعلیٰ ثانی۔ مکرم میاں عبدالحق صاحب رامہ ناظر بیت المال مکرم چوہدری اسد اللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ مکرم سید شاہ محمد صاحب رئیس التبلیغ انڈونیشیا مکرم [illegible] عزیز احمد صاحب ۔ مکرم ابوبکر ایوب صاحب ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سابق مبلغ انڈونیشیا۔ مکرم حسن محمد خانصاحب عارف نائب وکیل التبشیر۔ مکرم مولینا جلال الدین صاحب شمس ۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ نائب ناظر اصلاح وارشاد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب جنرل پریذیڈنٹ ربوہ شامل تھے۔

سفیر محترم کی کار جونہی گیٹ سے سڑک پر آئی۔ اہالیان ربوہ نے نعرہ ہائے تکبیر۔ اسلام زندہ باد انڈونیشیا اور پاکستان پائندہ باد کے نعروں کے ساتھ آپ کو الوداع کہا۔ اور جوں جوں ہجوم میں سے کار گذرتی گئی یہ نعرے اور زیادہ بلند ہوتے گئے۔ سفیر محترم اور ان کی بیگم صاحبہ ہاتھ ہلا ہلا کر اہالیان ربوہ کے اشتیاق و محبت کا جواب دیتے رہے۔ بالآخر قریباً پونے سات بجے سفیر محترم خیر سگالی و خلوص کے نیک اثرات لے کر ربوہ سے لاہور روانہ ہو گئے۔ آپ ایک دن اور دو راتیں ربوہ میں قیام پذیر رہے۔

(باقی)

قادیان میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

گذشتہ سے پیوستہ

ساتویں تقریر عزیز محمد عمر صاحب مالا باری کی تھی۔ آپ نے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت و دیانت اور معاہدات کی پابندی

پر روشنی ڈالی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا کیلئے کامل اور مثالی اسوہ حسنہ

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام جہان کے لئے اکمل اسوہ حسنہ کے موضوع پر نہایت ہی موثر تقریر فرمائی۔

آپ نے فرمایا کہ آپؐ سے قبل جس قدر انبیاء مبعوث ہوئے۔ اُنہیں اپنے اپنے زمانے کے مخصوص حالات کے پیش نظر تعلیم دی گئی۔ مگر آپ کے زمانہ میں انسانی دماغ اپنے ارتقائی منازل طے کر چکا تھا۔ اور آمد و رفت کے ذرائع بھی آسان ہو گئے۔ ساری دنیا گویا ایک ہو گئی تھی۔ اسلئے آپؐ کو آخری زمانہ میں تمام نسل انسانی کے لئے ایک اعلیٰ نمونہ بنا کر بھیجا گیا۔ اور آپ کو جو تعلیم دی گئی۔ وہ تاقیامت چلنے والی ہے تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے بتایا کہ انسانی زندگی کو موٹے طور پر دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اُس کا ایک پہلو تعلق باللہ اور دوسرا شفقت علیٰ خلق اللہ ہے۔ آنحضرت صلعم نے اپنی قوت قدسی سے اُن وحشیوں میں ایک ایسا زندہ خدا پیش کر دیا۔ جس سے وہی وحشی لوگ انسان سے با اخلاق انسان اور پھر باخدا انسان بنے۔ حضور کا اللہ تعالےٰ سے عشق کفار تک مان چکے تھے۔ اور کہتے تھے۔ کہ عشق محمد ربہ۔ آپ ہر وقت ذکر الٰہی اور عبادت الٰہی میں مصروف رہتے خواہ کسی حالت میں ہوں۔ حتیٰ کہ راتوں کو اُٹھ کر اس قدر عبادتیں کرتے کہ آپ کے پیر متورم ہو جاتے۔ توکل علی اللہ بھی آپ کا عشق خدا ظاہر کرتا ہے۔ دشمنوں کے تعاقب کے وقت غار ثور میں آپ اس اطمینان سے رہے کہ ذرا گھبراہٹ نہ دکھائی۔ یہی وجہ تھی۔ کہ دشمن کی آنکھوں کو اللہ تعالےٰ نے اندھا کر دیا اور عقلوں پر پتھر پڑ گئے" اور وہ ناکام ہو کر اُس غار کے منہ سے واپس چلے گئے آپؐ میں صبر کا مادہ بے پایاں تھا دلوں کو لرزا دینے والے مصائب کو برداشت کرتے۔ دشمن کی درندگی پر بھی صبر کر لیا اس کے باوجود دینی غیرت بے مثال تھی خدا اور اُس کے دین کے سامنے کسی غیر کی بڑائی ایک لمحہ بھی آپ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ جنگِ احد میں آپؐ کی ذات اور صحابہؓ کے متعلق ابوسفیان کے نعروں پر تو آپؐ نے خاموشی کا حکم دیا مگر جب اُعلُ ھبل اور لنا العزی ولا عزی لکم کا نعرہ سنا تو آپ کی دینی غیرت نے جوش مارا۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ کہو اللہ مولانا ولا مولیٰ لکم دشمن کی صفوں میں اکیلے مقابلہ کرتے مگر دینی غیرت کو گلے کا ہار بنائے رکھتے۔ آپ کا نمونہ غریب امیر۔ بادشاہ رعایا۔ مزدور۔ آقا و مالک چرواہا سپاہی۔ کمانڈر۔ جج۔ یتیم۔ خاوند بھائی ہر پہلو سے اکمل ہے۔ جب آپ انصاف کرنے بیٹھتے تو بڑوں چھوٹوں میں کوئی تمیز نہیں کرتے۔ سزا کے وقت ہر ایک کو قانون کے مطابق سزا دیتے باوجود الٰہی وعدہ کے کہ مسلمانوں کو کامیابی ہوگی۔ بدر کے موقعہ پر آپ نے جس سوز و گداز سے دعائیں کیں۔ وہ سبھی اس خاکساری اور انکساری کا نتیجہ تھیں۔ راتوں کو تہجد میں اُٹھ اُٹھ کر عبادت کرنا اور دعائیں کرنا باوجود اتنی بڑی شخصیت کے جذبہ تشکر کا بین ثبوت ہے۔ صحابہ کہتے کہ آپ پر تو اللہ تعالیٰ کا اتنا فضل ہو چکا ہے پھر آپ کو اس قدر عبادت کی کیا ضرورت ہے۔ آپ فرماتے کہ جتنے زیادہ ہم پر اللہ تعالیٰ نے انعامات کئے ہیں۔ اتنی ہی زیادہ شکر گذاری ہم پر واجب ہے۔

آپ ہمیشہ بچوں کی دلجوئی فرماتے اور سوال کرنے سے سخت منع فرماتے۔ آپ نے فرمایا کہ الید العلیا خیر من الید السفلیٰ یعنی نیچے کے ہاتھ سے اوپر کا ہاتھ بہتر ہے۔ غرضیکہ آپ نے زندگی کے ہر نشیب و فراز میں اکمل اسوہ دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اُس کو چند فقرات میں نہ بتایا جا سکتا ہے۔ نہ لکھا جا سکتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ ع

اے چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہی
یک قطرۂ ز بحر کمال محمدؐ است

بالآخر آپ نے اپنی تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس عربی شعر پر ختم کی ؎

یا رب صل علی نبیک دائماً
فی ھذہ الدنیا وبعث ثانی

آخر میں صاحب صدر نے اختتامی تقریر میں حاضرین کو آپ کے اسوہ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی اور بتایا کہ اسی صورت میں ان جلسوں کے ٭ انعقاد کی اصل غرض پوری ہو سکتی ہے۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔ اس مبارک جلسہ میں لجنہ [illegible] مسلم دوستوں نے بھی شرکت فرمائی۔ (بدر قادیان ۱۹ ستمبر ۱۹۵۶ء)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کے سالانہ اجتماع پر

مکرم چوہدری عبداللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کا پیغام

کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی۔ جب تک نوجوانوں کی صحیح تربیت نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ وہ دنیا کی اصلاح کے لئے انبیاء مبعوث فرماتا ہے۔ اور انبیاء کے کام کو خلفاء کے ذریعہ قائم رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ خلافت سے جسقدر عقیدت۔ محبت۔ اطاعت اور وابستگی ہو گی۔ اسی قدر قومی اور انفرادی طور پر کامیابی حاصل ہو گی۔ پس آپ خلافت کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ اور اس شمع ہدایت کے گرد پروانوں کی طرح جمع رہیں۔ اور اپنی جان و مال سے اس متاع کی حفاظت کا عزم صمیم اپنے اندر پیدا کریں۔ میری دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ سب کو صحیح معنوں میں خادم اسلام و احمدیت بنائے۔ اور آپ کے اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب و بابرکت کرے۔ (آمین)

محتاج دعا

(عبداللہ خان امیر جماعت احمدیہ کراچی)

مکرم شیخ کریم بخش صاحب آف کوئٹہ کیلئے دعا کی تحریک

(از مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس)

مکرم شیخ کریم بخش صاحب کے لئے میں نے پہلے بھی ایک دو دفعہ بذریعہ الفضل احباب سے دعا کے لئے درخواست کی ہے۔ آپ ذیابیطس سے بیمار ہیں۔ اور سینی ٹوریم ہسپتال کوئٹہ میں زیر علاج ہیں۔ ان کے بیٹے مکرم شیخ محمد شریف صاحب آف لاہور نے جو تازہ اطلاع بھیجی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ شیخ صاحب سخت کمزور ہو گئے ہیں۔ یہاں تک کہ بولنا بھی مشکل ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ ذیابیطس کی وجہ سے کہیں اندر کار بنکل کا پھوڑا نہ ہو۔ اور ایک دن چھ گھنٹہ تک پیشاب بند ہو جانے کی وجہ سے تکلیف بہت بڑھ گئی تھی۔ مکرم شیخ صاحب جیسا کہ میں پہلے بھی لکھ چکا ہوں سلسلہ کے سچے خادم اور نہایت مخلص احمدی ہیں۔ آپ کے اخلاص کا آپ کی اس وصیت سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جو آپ نے اپنے بیٹوں کو سینی ٹوریم میں بلوا کر کی۔ جبکہ ڈاکٹروں نے بولنے سے بھی منع کیا ہوا تھا۔ آپ نے فرمایا:۔

"میں شیخ کریم بخش سینی ٹوریم ہسپتال کوئٹہ میں جبکہ بیمار پڑا ہوں نصیحت نہیں بلکہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ مسیح پاک کی ڈور کو تھامے رکھنا۔ اور خلیفہ وقت کی ہی اطاعت کرنا۔ اس میں تمہاری بھلائی ہے۔ اگر اس پر تم نے عمل کیا۔ تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں نیچا نہیں دکھا سکتی"

اور اس کے بعد فرمایا۔ "کہ دیکھو سب بھائی اکٹھے رہنا اور جو کام بھی کرو آپس میں مشورہ کر لیا کرنا لہٰذا میں تم سب کو خدا تعالیٰ کے حوالہ کرتا ہوں"

جب سب بھائیوں نے اس پر دستخط کر دئے تو فرمانے لگے۔

"کہ میں کامیاب ہو گیا"

پس ایسے مخلص خادم سلسلہ کے لئے احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفاء عاجل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان

نظارت تعلیم کی طرف سے تمام جماعتوں کو

۱۔ پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ کی مطبوعہ کاپی ۲۔ فارم رپورٹ ماہانہ دربارہ تعلیم ۳۔ نصاب تعلیم بالغان ۴۔ فارم کوائف طلباء بھجوائے جا چکے ہیں۔ اگر کسی جماعت میں یہ فارم نہ پہنچے ہوں تو وہ نظارت ہذا سے طلب کر سکتی ہے اور جنہیں فارم وغیرہ پہنچ گئے ہوں۔ وہ مہربانی فرما کر اپنی کارروائی سے جلد از جلد نظارت تعلیم کو اطلاع دیں۔

(ناظر تعلیم)

دعائے مغفرت

میری خوش دامنہ محترمہ سعیدہ عائشہ بیگم صاحبہ بنت مرزا قدرت اللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ زوجہ محترمی سید شاہ زمان علی صاحب ٹکسالی گیٹ لاہور جو کہ عرصہ سے ذیابیطس کی مریضہ تھیں ۱۹ ستمبر اڑھائی بجے بعد دوپہر انتقال فرما گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ خوش خلق ملنسار نیک طبع خاتون تھیں۔ ایام بیماری نہایت صبر و تحمل سے گذارے۔ دو لڑکے اور تین لڑکیاں اپنی نشانی چھوڑ گئی ہیں۔ احباب مرحومہ کے بلندی درجات کے لئے دعا فرما دیں۔ اور دعا فرما دیں خداوند کریم ان کے خاوند شاہ صاحب کو اور ان کی اولاد کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

خاکسار عزیز دہ سید عبدالغفور دیوان ہاؤس سیالکوٹ

سالانہ اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

حسب اعلان سابق مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کا سترھواں سالانہ اجتماع امسال خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے ساتھ ہی ۱۱، ۱۲، ۱۳ اکتوبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ بیرونی مجالس اطفال الاحمدیہ کے اطفال کو اس میں زیادہ سے زیادہ شریک ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاوہ ان بابرکت ایام سے کما حقہ فائدہ اٹھا سکیں۔

اس اجتماع میں تحریری اور تقریری مقابلے ہوں گے۔ تحریری مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات مقرر کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک عنوان پر آدھ گھنٹہ میں مقالہ لکھنا ہو گا۔

۱۔ برکات خلافت ۲۔ اطاعت امیر۔ ۳۔ احمدی بچے کے فرائض ۴۔ صحابی بچوں کے پاکیزہ ایمان افروز واقعات ۵۔ ہمارے عقائد۔

تقریری مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عنوانات ہوں گے۔ کسی ایک عنوان پر زیادہ سے زیادہ سات منٹ تک تقریر کرنی ہو گی۔

۱۔ بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غرض ۲۔ الٰہی سلسلوں کے لئے خلافت ضروری ہے۔ ۳۔ جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں ۴۔ اسلام امن کا مذہب ہے ۵۔ اجتماع اطفال الاحمدیہ کے فوائد ۶۔ ربوہ ہمارا مرکز

باقی علمی مقابلوں کے لئے پروگرام اجتماع اطفال الاحمدیہ ملاحظہ فرما دیں۔ ورزشی مقابلوں میں مندرجہ ذیل کھیلوں کے مقابلے ہوں گے۔

کبڈی۔ فٹ بال۔ ہیر و ڈہیر۔ دوڑیں۔ چھلانگیں۔ جھنڈا جنگ۔ مشاہدہ و معائنہ پیغام رسانی۔

تمام مجالس کو اپنی اپنی جگہ ان مقابلوں میں شریک ہونے کے لئے مشق کرنی چاہیئے اور اجتماع میں صرف انہیں اطفال کو مقابلہ میں بھیجیں۔ جو ان کے لئے پہلے سے تیار ہیں۔

ضروری سامان: اجتماع میں شامل ہونے والے اطفال کے پاس مندرجہ ذیل سامان ہونا ضروری ہے (۱) خیمہ میں روشنی کے لئے لالٹین (۲) کھانے کے لئے پلیٹ گلاس وغیرہ (۳) ہر خیمہ کے پاس ایک بالٹی اور ایک چھج بیلچہ (۴) خیمہ بنانے کے لئے دو چھ کھیس۔ سوتلی اور لاٹھیاں حسب ضرورت (۵) پہرہ کے لئے لاٹھی۔

تمام مجالس کے مربی یا زعماء صاحبان براہ کرم بہت جلد ہمیں مطلع فرمائیں کہ ان کی مجلس کے کس قدر اطفال اجتماع میں شریک ہو رہے ہیں۔ تاکہ اس کے مطابق ان کے لئے جگہ کی گنجائش رکھی جائے۔

مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

ضرورت اُستاد

(۱) جامعہ احمدیہ کے لئے ایک ایف۔ اے۔ سی۔ ٹی استاد کی ضرورت ہے ریٹائرڈ استاد بھی درخواست بھجوا سکتے ہیں۔ علمی ماحول اور ربوہ کی رہائش کا ماحول متوقع ہے۔ خواہشمند جلد سے جلد درخواستیں بھجوائیں

(پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ ربوہ)

ضرورت سپرنٹنڈنٹ

جامعہ احمدیہ کے ہوسٹل کے لئے ایک تجربہ کار اور متقی سپرنٹنڈنٹ کی ضرورت ہے۔ تربیتی اور انتظامی تجربہ رکھنے والے اچھی صحت کے ریٹائرڈ دوست کو ترجیح دی جائے گی۔ احباب فوری توجہ فرمائیں (پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ)

درخواست دعا میں قریباً ایک ماہ سے بیمار چلا آرہا ہوں۔ اور اب میں چل پھر نہیں سکتا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ کے ساتھ درازی عمر عطا فرمائے۔ منیر احمد ابن میاں احمد صاحب درویش ربوہ

...یں نسلی امتیاز ختم کرانے کیلئے حکومت کی ساری طاقت صرف کرے گا

...ٹل راک کے فسادات پر صدر آئزن ہاور کا اظہار افسوس

واشنگٹن ۲۶ ستمبر۔ صدر آئزن ہاور نے اعلان کیا ہے کہ سپریم کورٹ نے سکولوں میں نسلی امتیاز ختم کرانے کے متعلق جو فیصلہ دیا ہے۔ میں اس پر عملدرآمد کرانے کے لئے حکومت کی ساری طاقت صرف کر دونگا۔ آپ نے کہا ہلڑبازی کے ذریعے عدالتی فیصلوں کی خلاف ورزی کی اجازت کسی صورت میں نہیں دی جائے گی

صوبہ ارکنساس کے لٹل راک شہر میں حبشیوں اور سفید فام باشندوں کے درمیان جو فسادات ہو رہے ہیں۔ اس سلسلہ میں قوم کے نام ایک ریڈیو اور ٹیلی ویژن تقریر میں صدر آئزن ہاور نے کہا "نسلی امتیاز ختم کرنے کے متعلق فیڈرل کورٹ نے جو فیصلے دئے ہیں اگر ان کا مکمل طور پر احترام نہ کرایا گیا تو ملک طوائف الملوکی کا شکار ہو جائے گا۔

یاد رہے کہ مئی ۱۹۵۵ء میں لٹل راک کے سکول بورڈ نے سرکاری سکولوں میں نسلی امتیاز تدریجی طور پر ختم کرنے کے لئے ایک منصوبہ منظور کیا تھا۔ اس منصوبے کے خلاف بعض افراد نے عدالتی چارہ جوئی کی لیکن عدالت نے منصوبہ بحال رکھا۔ اور تین بار حکم دیا کہ اس پر عمل درآمد شروع کیا جائے۔ لیکن سفید فام باشندوں نے اسے بہت برا منایا اور اعلان کر دیا کہ وہ سیاہ فام بچوں کو اپنے بچوں کے ساتھ سکول نہیں جانے دیں گے۔ اس کے بعد شہر میں بڑے پیمانے پر فسادات شروع ہو گئے۔ اور حبشیوں پر ظلم ڈھایا جانے لگا۔ آخر صورت حال اتنی نازک ہو گئی کہ مقامی پولیس نے اس پر قابو پانے سے معذوری ظاہر کر دی اور کل چھاتہ بردار فوج کے پانچسو سپاہیوں پر مشتمل ایک دستے کو فساد پر قابو پانے کے لئے لٹل راک بھیج دیا گیا۔

صدر آئزن ہاور نے نسلی امتیاز ختم کرنے کے فیصلے کی پر زور حمایت کرتے ہوئے اپنی تقریر میں امریکی عوام سے اپیل کی کہ وہ انسانی آزادی۔ مساوات اور انفرادی حقوق کی امریکی روایات کو برقرار رکھیں۔ اور نسلی تفریق کا بدنما داغ مٹانے میں حکومت کے ساتھ پورا تعاون کریں

صدر نے لٹل راک کے فسادات پر دلی رنج کا اظہار کرتے ہوئے کہا "اس شہر میں نعرہ باز انتہاپسندوں کی قیادت میں بے لگام ہجوموں نے وفاقی عدالت کے باقاعدہ احکام کی تعمیل میں دیدہ دانستہ رکاوٹیں ڈالی ہیں۔ مقامی حکام نے اس تشدد آمیز مخالفت کو دور نہیں کیا اور کل میں نے قانون کے تحت اس ہجوم کو منتشر ہو جانے کا حکم دیا تھا۔ آج صبح یہ ہجوم دوبارہ لٹل راک کے سنٹرل ہائی سکول کے سامنے جمع ہو گیا۔ اور اس کا واضح مقصد یہ تھا کہ سکول کے حبشی بچوں کے داخلہ کے متعلق عدالتی احکام کی تعمیل نہ ہونے دی جائے

جب حکومت کے تمام ذرائع اپنی ذمہ داریاں نبھانے سے قاصر رہتے ہیں تو وفاقی حکومت کی انتظامیہ پر لازم ہو جاتا ہے کہ وفاقی عدالتوں کے احترام کی خاطر اپنی ساری قوتیں اور اختیارات استعمال کرے۔ اس ذمہ داری کے تحت میں نے آج ایک فرمان جاری کیا ہے جس میں یہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ لٹل راک (ارکنساس) میں وفاقی قانون کے نفاذ میں مدد دینے کے لئے وفاقی اختیارات کے تحت فوج استعمال کی جائے۔ اس فرمان کی ضرورت اس وجہ سے پڑی کہ میرے کل کے اعلان پر عمل نہیں کیا گیا۔ اور انصاف کی راہ میں مزاحمت ابھی تک جاری ہے۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں امریکہ کی سپریم کورٹ یہ فیصلہ دے چکی ہے کہ دونوں نسلوں کے لئے سرکاری تعلیمی سہولتیں علیحدہ علیحدہ فراہم کرنا بنیادی طور پر غیر مساوی سلوک ہے۔ اسلئے سکولوں میں لازمی نسلی تفریق کے قوانین قطعی غیر آئینی ہیں

مجھے یہ توقع تھی کہ اس مقامی صورت حال پر شہر کے اور ریاست کے حکام ہی قابو پا لیں گے۔"

پاکستانی بحریہ کا پہلا کروزر بابر کراچی پہنچ گیا

بندرگاہ پر پرجوش خیر مقدم۔ "مجھے "بابر" پر فخر ہے" (صدر سکندر مرزا)

کراچی ۲۶ ستمبر۔ پاکستانی بحریہ کا پہلا کروزر بابر آج انگلستان سے کراچی پہنچ گیا۔ بندرگاہ پر جہاز کا انتہائی گرم جوشی سے استقبال کیا گیا۔ صدر سکندر مرزا نے سمندر میں دس میل دور جا کر "بابر" کا خیر مقدم کیا۔ بحری فوج میں اس شاندار اضافے کی خوشی میں کل کراچی کے تمام سرکاری اداروں کو چھٹی دے دی گئی ہے۔

سب سے پہلے بحری فوج کے تین تباہ کن اور تین سرنگیں صاف کرنے والے جہازوں پر مشتمل ایک بیڑے نے سمندر میں کافی دور جا کر "بابر" کا استقبال کیا اس کے بعد صدر سکندر مرزا بحریہ کے کمانڈر انچیف وائس ایڈمرل چوہدری کے ساتھ علم بردار جہاز جہلم میں روانہ ہوئے۔ مرکزی کابینہ کے ارکان۔ اعلیٰ فوجی اور سول حکام اور غیر ملکی سفارتی نمائندے بھی صدر کے ہمراہ تھے۔ جونہی صدر کا جہاز "بابر" کے قریب پہنچا۔ اکیس توپیں سر کی گئیں۔ اور صدر نے ریڈیو کے ذریعے بابر کے کپتان کو خوش آمدید کا پیغام بھیجا۔ اس کے بعد بحری بیڑے نے صدر کو سلامی دی۔ پھر صدر اور وائس ایڈمرل چوہدری کشتی میں سوار ہو کر "بابر" پر پہنچے۔ یہاں "بابر" کے افسروں اور جوانوں نے صدر کو گارڈ آف آنر دیا اور بینڈ نے قومی ترانہ بجایا

جب "بابر" پاکستانی پرچم لہراتا ہوا ساحل پر پہنچا تو بندرگاہ پر بھاری تعداد میں جمع لوگوں نے "پاکستان زندہ باد" کے نعروں سے اس کا خیر مقدم کیا۔ صدر نے اس موقعہ پر ایک پیغام میں کہا "بابر" پاکستانی بحری فوج میں ایک قابل فخر اضافہ ہے۔ یہ ہماری بحریہ کا بہترین جہاز ہے۔ میری دعا ہے۔ کہ اس کا مستقبل شاندار ہو اور وہ لمبے عرصے تک پاکستان کی خدمت کرے

وزیر اعظم سہروردی نے اپنے خیر مقدمی پیغام میں کہا ہے۔ کہ مجھے بحریہ میں "بابر" کے شمول پر دلی مسرت اور فخر ہے۔ میں اس کے لئے بحریہ کے تمام افسروں اور جوانوں کو مبارکباد کا پیغام دیتا ہوں

وائس ایڈمرل چوہدری نے کہا ہے کہ "بابر" کے شمول سے بحریہ کی طاقت میں زبردست اضافہ ہو گا۔ اور مجھے توقع ہے۔ اور جہازوں کے اضافے سے بحریہ کی طاقت اور بڑھ جائیگی

گورنر مغربی پاکستان مسٹر اختر حسین نے بحریہ کے کمانڈر انچیف کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا ہے۔ کہ "بابر" بحری فوج کا سب سے بڑا جہاز ہے۔ اس سے ملک کی بحری طاقت میں شاندار اضافہ ہو گا۔"

"بابر" کی لمبائی پانچ سو بارہ فٹ زیادہ سے زیادہ چوڑائی پچاس فٹ اور وزن ساڑھے سات ہزار ٹن ہے۔ اس کا نچلا حصہ جو پانی میں ڈوبا رہتا ہے۔ ساڑھے اٹھارہ فٹ ہے اس کی زیادہ سے زیادہ رفتار بتیس ناٹ فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ اس پر ساڑھے پانچ انچ کی آٹھ توپیں دو دو پونڈ کے گولے پھینکنے والی بارہ طیارہ شکن توپیں اور اکیس انچ تارپیڈو ٹیوب بھی نصب ہیں۔

یکم اکتوبر سے دفاتر کے اوقات میں تبدیلی

لاہور ۲۶ ستمبر حکومت مغربی پاکستان کے زیر انتظام تمام دفاتر کے سرمائی اوقات یکم اکتوبر ۱۹۵۷ء سے تا اطلاع ثانی حسب ذیل ہوں گے۔

یہ دفتر جمعہ اور ہفتہ کو چھوڑ کر صبح نو بجے سے چار بجے شام تک کھلے رہیں گے۔ اس دوران میں ایک بجے سے پونے دو بجے تک وقفہ ہو گا۔

جمعہ کے روز دفتر وقفہ کے بغیر صبح نو بجے سے ساڑھے بارہ بجے تک اور ہفتہ کے روز صبح نو بجے سے دو بجے تک کھلے رہیں گے۔

مغربی پاکستان کی صوبائی کابینہ میں گرانی ختم کرنے پر غور

زرعی پیداوار بڑھانے اور افراط زر کا مقابلہ کرنے سے متعلق اہم فیصلے

لاہور ۲۷ ستمبر۔ حکومت مغربی پاکستان نے صوبے کے مل مالکوں کو حکم دیا ہے کہ وہ کپڑے کی تمام اقسام پر انہیں مارکیٹ میں لانے سے پہلے نرخوں کی مہریں لگائیں۔ یہ حکم ۳۰ اکتوبر سے نافذ ہوگا۔ مختلف اقسام کے نرخ ان نرخوں کی بنیاد پر متعین کئے جائیں گے۔ جو اس سال اپریل میں رائج تھے۔

کل لاہور میں صوبائی کابینہ کا اجلاس ہوا۔ جس میں اشیائے صرف کے نرخوں میں کمی کے سوال پر غور کیا گیا۔ کابینہ نے ان تمام زمینداروں کے خلاف قانونی کارروائی کی سفارش کی جنہوں نے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے گندم کے ذخائر ۵ ستمبر تک حکومت کے حوالے نہیں کئے ہیں۔

وزیر اعلیٰ سردار رشید نے اس بات پر زور دیا کہ تمام میونسپل اور کارپوریشن کے علاقوں کے پندرہ پندرہ میل تک کی سرکاری زمینیں ترکاریاں اگانے کے لئے پٹے پر دے دی جائیں۔ کابینہ نے یہ فیصلہ بھی کیا کہ گندم اگانے کے لئے سرکاری زمینیں پٹے پر دینے کا طریقہ جاری رکھا جائے اور گزشتہ سال کے پٹہ داروں کو نئے درخواست دہندگان پر ترجیح دی جائے۔ صوبائی کابینہ نے افراط زر کے مقابلے کے لئے قومی اقتصادی کونسل کو بعض تجاویز ارسال کرنے کا فیصلہ بھی کیا۔ اس سلسلے میں صوبائی حکومت نے اپنے طور پر مالگذاری کے نظام میں بعض تبدیلیاں کر کے زرعی پیداوار میں اضافہ کرنے اور مالیہ اور دوسرے ٹیکسوں کی وصولی کے لئے زبردست مہم شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ صوبائی حکومت کی سکیم کے ماتحت سرکاری زمینیں بڑے پیمانے پر فروخت کی جائیں گی صوبے میں مالیہ اور آبیانہ کی شرحیں مناسب اور یکساں کی جائیں گی اور جن علاقوں میں زرعی انکم ٹیکس نافذ نہیں وہاں نافذ کیا جائے گا۔ زرعی زمینوں پر موت کا ٹیکس وصول نہیں کیا جائیگا اور زمینوں کے انتقال پر دولت ٹیکس نہیں لیا جائے گا۔

یہ فاؤنٹن پن کس کا ہے؟

مؤرخہ ۱۹ ستمبر بروز جمعرات ڈاکخانہ کے پاس بندہ نے کسی دوست سے فاؤنٹن پن مانگ کر لیا تھا۔ مگر وہ دوست پن لینا بھول گئے اور چلے گئے۔ جس دوست کا یہ پن ہو وہ مجھ سے نشانی بتلا کر حاصل کر لیں۔ شریف احمد جماعت دہم سی تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

نئی دہلی ۲۷ ستمبر جنوبی ہند سے موصول ہونے والی ایک اطلاع کے مطابق جوگندر نگر سے جو بجلی مغربی پاکستان کو مہیا کی جاتی ہے۔ اس میں اس سال یکم نومبر سے زبردست تخفیف کر دی جائے گی۔ بتایا گیا ہے کہ اس تاریخ کے بعد مغربی پاکستان کو صرف پندرہ سو کلوواٹ بجلی ملے گی۔

سورۂ نور میں بیان فرمودہ احکام الٰہی

(بقیہ صفحہ ۵)

مشرق سے آیا ہو۔ نہ مغرب سے بلکہ آسمان سے آیا ہو۔ وہ تیل اپنی ذات میں خود نور ہے مگر چراغ میں پڑ کر اور بھی روشن ہو گیا ہے۔ یہ نور۔ نور نبوت ہے۔ جو مصفّٰی دلوں پر نازل ہوتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے دل پہلے ہی مصفّٰی ہوتے ہیں۔ لیکن جب وحی الٰہی کا نور ان کے دلوں پر نازل ہوتا ہے۔ تو ان کے دل اور بھی روشن ہو جاتے ہیں۔ یعنی وحی الٰہی کے نور سے خود منور کیا جاتا ہے۔ اور پھر جو لوگ اس کی صحبت میں رہتے ہیں۔ اور اپنے کو اس کے رنگ میں رنگین کر لیتے ہیں۔ وہ نور ان کے دلوں پر بھی اثر تا ہے۔ اور ان کو مومن کر دیتا ہے۔ پس سورہ نور ایک عظیم الشان سورت ہے۔ اور اس میں مسلمانوں کو ترقی کرنے کے گر بتائے گئے ہیں۔ ہمارے احباب کو چاہیئے کہ اس سورت کو کثرت سے پڑھا کریں۔ اور اس کے احکام پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

مشرقی پاکستان اسمبلی نے ضمنی بجٹ منظور کر لیا

مطالبات زر پر صرف دو گھنٹے عام بحث ہوئی

ڈھاکہ، ۲۷ ستمبر مشرقی پاکستان اسمبلی نے کل شام ضمنی بجٹ کے چار کروڑ اٹھارہ لاکھ روپے کے مطالباتِ زر منظور کر لئے بجٹ پر تقریباً دو گھنٹے عام بحث ہوئی۔ لیکن کسی مطالبہ زر پر علیحدہ غور نہیں کیا گیا کیونکہ سپیکر نے بحث ختم کرنے کا اعلان کر دیا اور اس کے بعد آٹھ منٹ کے اندر تمام مطالبات منظور کئے گئے

اپوزیشن نے مطالبات زر میں تخفیف کی دو سو چالیس تحریکیں پیش کی تھیں عام بحث کے دوران کئی بار ایوان میں نظم و ضبط قائم رکھنا مشکل ہو گیا۔ چنانچہ ایک بار سپیکر کو اجلاس ملتوی کرنا پڑا

عام بحث میں کرشک سرمک پارٹی کے مسٹر عبدالحمید نے حکومت کی پالیسیوں پر کڑی نکتہ چینی کی اور الزام لگایا کہ حکومت سمگلنگ کی روک تھام میں بری طرح ناکام رہی ہے۔ اور اس سے صوبے کی معیشت کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ آپ نے کہا کہ سمگلنگ کی روک تھام کے لئے حکومت لاکھوں روپے کی جو رقم خرچ کر رہی ہے وہ سب ضائع جاتی ہے۔

نیشنل عوامی پارٹی کے مسٹر محمود علی نے الزام لگایا کہ حکومت اپوزیشن کے جلسوں میں امن برقرار رکھنے میں ناکام رہی ہے۔ مسلم لیگ کے مسٹر منیر الدین نے اس کی تائید کرتے ہوئے کہا کہ مسلم لیگ کے کئی جلسوں کو حکومت نے درہم برہم کیا ہے عوامی لیگ کے مسٹر عبدالسلام نے تجویز پیش کی کہ اس صورت حال کی روک تھام کے لئے وزیر اعلیٰ تمام سیاسی جماعتوں کی گول میز کانفرنس بلائیں۔

آغا خاں کی گدی نشینی کی تیاری

دارالسلام (ٹانگانیکا) ۲۷ ستمبر۔ اگلے مہینے کی انیس تاریخ کو دارالسلام میں نئے آغا خاں کی گدی نشینی کی رسم ادا کی جائے گی توقع ہے کہ اس موقع پر افریقہ میں آباد اسمٰعیلی فرقے کے کم از کم بیس ہزار پیرو دارالسلام پہنچ جائیں گے۔ اس سلسلے میں ایک مسودہ پروگرام تیار کیا گیا ہے

۴۴ سابق مجوزہ حد بندیوں کے بارے میں اعتراضات رپورٹ کی تاریخ اشاعت سے تیس دن کے اندر اندر کئے جا سکیں گے۔

مغربی پاکستان کی انتخابی حلقہ بندی

لاہور، ۲۷ ستمبر۔ انتخابی حلقہ بندی کمیشن مغربی پاکستان اسمبلی کے حلقہ ہائے نیابت کی حد بندی کے متعلق اپنی ابتدائی رپورٹ آج شائع کر رہا ہے۔ ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق ۴۴

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴